۲۵
۵۱

مقروض اگر حرام مال سے قرضہ ادا کرے تو قرض خواہ کیلئے وصول کرنے کا حکم نیز اس میں مسلم وغیر مسلم سے مسئلہ پر فرق پڑیگا یا نہیں۔

سوال

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قرضہ میں کوئی شخص حرام مال ادا کر دیتا ہے کیا تبدیل ملک کی وجہ سے اس شخص کے لیے حلال ہوگا یا نہیں

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی مسلمان شخص کے لیے یہ جانتے ہوئے کہ قرضہ دینے والا اسے خالص حرام مال دے رہا ہے یہ حرام رقم بطور قرض وصول کرنا اور اس کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس طریقہ سے حرام مال حلال ہوگا۔ اس لئے کہ فقہاء کرام رحمہم اللہ نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ "الحرمة تتعدى بالعلم" یعنی جس جس کو مال کے حرام ہونے کا پتہ چلتا جائیگا اس کے لیے حرام ہوگا خواہ کتنے ہی ہاتھوں میں تبدیل ہو جائے۔ البتہ اگر یہ معاملہ غیر مسلم کے ساتھ ہو تو چونکہ غیر مسلم حلال وحرام کے مکلف نہیں ہیں اس لیئے غیر مسلم شخص سے ایسا معاملہ کرنے کی گنجائش ہے۔

فی الدر المختار: ۶/۳۸۵

وفی الاشباه: الحرمة تنتقل مع العلم الا للوارث والا اذا علم ربه...... وما نقل عن بعض الحنفية من ان الحرام لا يتعدى الى ذمتين...... سألت عنه الشهاب بن الشلبی فقال هو محمول على ما اذا لم يعلم بذلك اما من رأى المكس يأخذ من احد شيئا من المكس ثم يعطی آخر ثم يأخذ من ذلك الآخر فهو حرام

واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

محمد ندیم عباسی
۲۷/۷/۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۲۸/۷/۱۴۲۲ھ

Scanned by CamScanner